شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حسن جان ؒ

دارالعلوم حقانیہ سے میرا تعلق

(مولانا مرحوم کے خودنوشت سوانح حیات ''فانی زندگی کے چند ایام'' سے اقتباس)

چنانچہ بعض احباب کی خواہش اور حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک جانا پسند کیا۔ اور بروز جمعۃ المبارک شوال ۱۳۹۶ھ مطابق یکم اکتوبر ۱۹۷۶ء دارالعلوم حقانیہ میں تقرری ہوگئی۔ اور حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زیردرس کتاب ترمذی کے ابواب صلوٰۃ سے اور بخاری شریف کتاب الجہاد سے کتاب النکاح اور مغازی جبکہ مشکوٰۃ میں جلد ثانی اور تصریح کا درس عنایت فرمایا اور اپنی طرف سے چھ سو روپیہ ماہوار مقرر کیا۔

جب نواب امیر محمد کو معلوم ہوا' چونکہ میں ان کی جامع مسجد شوگر ملز میں جمعہ پڑھاتا رہا' تو اس نے پیغام بھیجا کہ ''ہم نے آپ کو ٹل سے بلایا ہے'' ''آپ اکوڑہ خٹک کیوں چلے گئے' میں نے جواب میں کہا کہ اس سال دارالعلوم حقانیہ جاچکا ہوں' آئندہ سال دیکھیں گے۔

آئندہ سال شوال سے نواب صاحب نے بعض اہم شخصیات کو اکبر دارالعلوم مردان سے رخصت کیا اور اس نے مجھے پیغام بھیجا کہ آپ کے لئے جگہ خالی کردی ہے' آپ اکبر دارالعلوم آجائیں' میں نے کہا کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب سے خود نہیں کہہ سکتا' آپ میرے ساتھ اپنے نمائندے بھیج دیجئے۔ وہ ان سے کہیں گے' چنانچہ ان کے سیکرٹری حاجی مقبول اور اکاؤنٹنٹ نور محمد خان صاحب میرے ساتھ گئے۔ حضرت سے ملاقات کے وقت میں خاموش رہا۔ اور انہوں نے میرے بارے میں عرضداشت پیش کی۔ حضرت کی مجھ سے ازحد محبت تھی اور آپ نے میری داڑھی کی طرف ہاتھ بڑھایا اور فرمایا کہ آپ قطعاً دارالعلوم کو نہ چھوڑیں' یہ الفاظ حضرت نے نہایت شفقت اور تواضع سے فرمائے' میں نے کہا کہ آپ مجھے ان سے نجات دلائیں' تو حضرت نے ان سے فرمایا کہ اس سال تو یہاں رہیں گے پھر دوسرے سال دیکھیں گے اور میری طرف سے نواب صاحب کو یہ پیغام پہنچادیں' چنانچہ دوسرے سال بھی وہاں دارالعلوم حقانیہ میں حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش پر رہا' اور حضرت نے اپنی طرف سے سات سو روپیہ ماہوار مقرر کیا۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ حضرت شیخ الحدیث ؒ اپنے اخلاص' تواضع اور شفقت میں اپنی مثال آپ تھے'

حضرت کی صحبت سے پہلے کبھی کبھی دل میں یہ خیال آتا تھا کہ حضرت کا تواضع متکلفانہ نہ ہو مگر ان کی صحبت اور دارالعلوم میں رہنے سے یہ معلوم ہوا کہ یہ آپؒ کی طبعی صفت تھی اپنے بچوں کے ساتھ نہایت متواضعانہ برتاؤ میں تکلف نہیں ہوسکتا' میں اکثر دعا میں حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا شمس الہادی شاہ منصور باباجی" جیسے نیک اخلاق اپنے لئے رب العزت سے مانگتا ہوں۔

دارالعلوم حقانیہ کی برکات:

۱۔ دارالعلوم حقانیہ کی برکات سے مجھے کافی فائدہ ہوا' تدریس کے طریقہ میں اصلاح ہوگئی' بڑے اکابرین علماء' مدرسین دارالعلوم کی صحبت اور مجلسوں سے فیض یاب ہوا' خصوصاً صدر مدرس والد حضرت مولانا محمد ابراہیم فانی اور دیگر مشفق اساتذہ کرام سے۔

۲۔ آج کل کے مشہور علماء کرام کے استاذ ہوجانے کا شرف حاصل ہوا۔ مثلاً حضرت مولانا فضل الرحمٰن امیر جمعیۃ علماء اسلام' حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن' مہتمم جامعہ عثمانیہ نوتھیہ پشاور' حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی' مہتمم جامعہ ابوہریرہؓ نوشہرہ' حضرت مولانا بدر منیر صاحب' مہتمم جامعہ مدنیہ بٹ خیلہ ملاکنڈ' حضرت مولانا محمد ابراہیم فانی صاحبزادہ صدر صاحب مدرس دارالعلوم حقانیہ' حضرت مولانا سید عبدالحئی صاحب بام خیل رابطہ عالم اسلامی وغیرہ جو اس زمانے کے فارغ التحصیل ہیں۔

۳۔ حضرت شیخ الحدیث کے خاندان سے خصوصی تعلق اور محبت اور فکری اور نظریاتی اتحاد رہا' جو آج تک قائم ودائم ہے۔

۴۔ دارالعلوم حقانیہ کی دیوبند ثانی کی حیثیت حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے خصوصی معاونین اور اس وقت کے ناظم صاحب مرحوم کی مخلصانہ جدوجہد اور حضرت شیخ الحدیث کی دعاؤں کی برکت ہے۔

۵۔ نیا دور اور تعمیراتی ترقی حضرت مولانا سمیع الحق کی مخلصانہ کاوشوں کا نتیجہ ہے' اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے مزید ترقی نصیب فرماویں۔ آمین

دوسرے سال کے اختتام پر نواب امیر محمد خان صاحب کے اصرار پر اور سابق شیخ الحدیث و مہتمم کی رخصت ہونے کی وجہ سے اور اکبر دارالعلوم بند ہونے کے ڈر سے اور بعض علماء کرام اور محبین کے مشورہ پر' ایک دینی مدرسہ چلانے اور بند ہوجانے سے بچانے کے لئے حضرت شیخ الحدیث کو بادل نخواستہ چارسدہ ہی سے استعفیٰ بھیج دیا۔ ان کو بالمشافہ نہیں کہہ سکتا تھا۔

آپ اپنے مضامین بذریعہ ای میل بھی بھیج سکتے ہیں: editor_alhaq@yahoo.com